روزے کے نقصانات

اور

رمضان آرڈیننس سے معاشرے میں پھیلتے مسائل

عجیب دل آزاری

عجیب ہے یہ روزے دار کہ 12 گھنٹے کا روزہ رکھنے پر انہیں تکلیف ہو جاتی ہے کہ کوئی دوسرا ان کے سامنے کھا پی نہیں سکتا وگرنہ اسے یہ مارتے ہیں، سزائیں دیتے ہیں کہ انھوں نے روزے داروں کی دل آزاری کی۔

شکر ہے کہ یہ بچے ان روزے داروں کی طرح نہیں سوچتے ورنہ کئی کئی دنوں کی بھوک جو کئی کئی سالوں سے جاری ہے، اس کے بعد تو انہیں ان روزے داروں کی افطاری کی قورمے و بریانی کی دیگوں پر ان کے گھروں کو آگ لگا دینی چاہیے اور تمام بازاروں کو بند کر دینا چاہیے جو کھلے عام چرغے و کباب بیچتے ہیں کیونکہ وہ ان بھوکے بچوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔

مسلمان روزوں کے فوائد گنواتے ہوئے کہتے ہیں:

جنسی شہوت کی تربیت

"روزہ کا سب سے بڑا فلسفہ یہ ہے کہ انسان کھانے اور عورت پر دسترس ہونے کے باوجود اپنے نفس پر قابو پانا سیکھتا ہے۔"

مسلمانوں کے دعوے کے برعکس اصل حقائق یہ ہیں:

- روزہ شہوت پر قابو کرنے کی تربیت نہیں دیتا، بلکہ زیادہ سے زیادہ منی خارج کرنے پر پابندی لگاتا ہے۔ پیغمبر اسلام رمضان میں جناب عائشہ کے شہوت بھرے بوسے لیتے تھے، انکی زبان چوستے تھے۔آج مسلمان روزے کی حالت میں پیغمبر کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عورت سے ہر قسم کے جسمانی مزے لے رہے ہوتے ہیں سوائے منی خارج کرنے کے۔ عورت سے ہر قسم کی شہوت کر کے آخر میں منی خارج نہ کرنا انسانی صحت کے لیے نقصان دہ عمل ہے۔اسلام ایک "غیر فطرتی" مذہب ہے۔
- عملی طور پر شوہر کو ہر مہینے میں 3 تا 7 دن تک جنسی شہوت پر قابو پانے کی تربیت ملتی ہے جب بیوی ماہواری سے گذرتی ہے۔
- مغربی ممالک میں ہر دم مرد کو جنسی اخلاقیات کی تعلیم دی جاتی ہے، جہاں اسے سکھایا جاتا ہے کہ عورت کی زندگی، عورت کا جسم اسکی اپنی ملکیت ہے اور تمہیں اپنے ہوش ہو حواس میں رہ کر عورت کی آزادی، اسکی زندگی کا احترام کرنا ہے۔
- آج Meditation کر کے انسان خود کو دنیاوی اور جنسی ضروریات سے دور کر کے ان پر قابو پاتا ہے۔ یہ روزے سے کہیں بہتر ہے کیونکہ Meditation کے دوران انسان صرف انزال پر ہی نہیں، بلکہ ہر قسم کی جنسی شہوت پر قابو پا رہا ہوتا ہے۔

رمضان میں غریبوں پر زیادہ مصائب نازل ہوتے ہیں

مسلمان روزے کے فائدے کے حوالے سے اگلا دعویٰ یہ کرتے ہیں:

> "غریبوں کی بھوک کا علم ہوتا ہے: جب امیر لوگوں کو روزہ رکھنا پڑتا ہے، تو انہیں غریبوں کی بھوک کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے، جس کے بعد وہ غریبوں کی زیادہ مدد کرتے ہیں۔"

کوئی معذور ہے تو اس کی مشکل سمجھنے کے لیئے اپنی ٹانگ نہیں توڑی جاتی۔ غریبوں کی بھوک کے احساس کے لیے خود غیر فطرتی طریقے سے بھوکا پیاسا رہنا ضروری نہیں ہے، بلکہ سوچ و فکر، انسانیت کا احساس جگانا اور انسانیت کی تعلیم دینا ضروری ہے۔ اسی لیے "عملی حقائق" یہ ہیں کہ:

- مسلمانوں کو روزے رکھنے سے غریب کی بھوک کا اندازہ "کم" ہوتا ہے۔
- غریب کی بھوک سے زیادہ مسلمانوں کی اپنی بھوک "زیادہ" بڑھ جاتی ہے۔ رمضان میں مسلمان غریب کی بجائے "اپنے کھانے پینے" پر اندازاً دو سے تین گنا زیادہ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔
- اس وجہ سے رمضان آتے ہی کھانے پینے کی عام اشیاء کی قیمتیں آسمان پر پہنچ جاتی ہیں، اور غریب کا اور زیادہ بیڑہ غرق ہو جاتا ہے۔
- پھر رمضان آرڈیننس کی وجہ سے غریبوں پر پابندی ہوتی ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزیں نہیں بیچ سکتے۔ انکا معاش ان سے چھین لیا جاتا ہے۔ تو کہاں سے یہ رمضان غریبوں کے لیے رحمت ہوا؟
- رمضان آتے ہی تمام مسلمان کاہل اور سست ہو جاتے ہیں۔ عرب ممالک میں رمضان آتے ہی کاروباری سرگرمیاں 78 فیصد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اس کا خمیازہ بھی غریبوں کو سب سے زیادہ بھرنا پڑتا ہے۔ تو پھر کہاں سے رمضان غریبوں کے لیے رحمت ہوا، بلکہ رمضان تو غریبوں پر عذاب ہے۔

رمضان غریبوں کیلیئے وبال جان ہے۔ بھوکے رہ کر مزدوری کیسے کرو گے؟ اور پھر 50 روپے والی چیز 150 کی ملے گی۔

سفید پوش کسی سے مانگ بھی نہیں سکتا، اسے تو زکوۃ بھی نہیں ملتی کیونکہ اس اسلامی رکن کے مصارف بھی دینی مدارس، مساجد یا پھر وہ (پیشہ ور) فقیر ہیں جو بھوکے ننگے دکھتے ہوں۔

روزوں پر مسلمانوں کا "اجارہ" نہیں ہے۔ مولوی آپ کو یہ نہیں بتلاتا کہ اسلام کی آمد سے پہلے بھی بت پرست عرب قبائل میں بھی روزہ رکھنے کا رواج موجود تھا اور عرب بت پرست کم و بیش اسی نمونے پر روزہ رکھتے تھے جیسے کہ مسلمان۔ ہر طرح کے کھانے پینے اور جنسی عمل سے اجتناب برتا جاتا تھا۔ بلکہ تقریباً ہر ایک مذہب اپنے اپنے دیوتا کو خوش کرنے اور روحانیت کے حصول کے لئے روزے کو ایک ذریعہ مانتا تھا۔

مہاتما بدھا کسی خالق اللہ کو نہیں مانتے تھے، بلکہ وہ ملحد تھے۔ مہاتما بدھا Meditation کے دوران صرف بھوکے پیاسے ہی نہیں رہتے تھے، بلکہ انکی Meditation کا مقصد زندگی کے متعلق سوچ و فکر تھا (جسے Insight Meditation کہا جاتا ہے)۔ آپ نے فقط اسی انسانی سوچ و فکر کے ذریعے "انسانیت" کی بھلائی کی جو تعلیمات دیں، وہ اسلام کے اللہ سے کہیں بڑھ کر تھیں۔

اسلامی روزہ اور صحت کے اصولوں کی مخالفت

بنیادی طور پر اسلامی روزہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ:

- بیچ رات کو اپنی نیند برباد کر کے اٹھو (صحت کے اصولوں کی مخالفت)۔

- سحری کے وقت تک رات کا کھانا ہضم نہیں ہوا ہوتا ہے اور پیٹ بھرا ہوتا ہے۔ ایسے بھرے پیٹ میں دوبارہ روٹیاں زبردستی ٹھونسنا عقلمندی نہیں (صحت کے اصولوں کی مخالفت)۔

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ سحری کے وقت اگر میں مویشیوں اور گھوڑے گدھوں کو چارہ ڈالوں تو وہ بھی اسے منہ نہیں لگاتے ہیں۔

- اور پھر عبادت میں مصروف ہو جاؤ (پھر سے صحت کے اصولوں کی مخالفت کیونکہ معدہ بھر کر کھانے کے بعد انسانی جسم کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ خون معدہ میں جمع ہو کر خوراک کو ہضم کر سکے)

- صبح اٹھ کر سیر یا ورزش کرنا انسانی صحت کے لیے بہترین ہے۔ مگر بھرے معدے کے ساتھ صبح کی سیر اور ورش بھی نہیں کی جاسکتی اور ساتھ میں پیاس و بھوک لگ جانے کا ڈر بھی ہوتا ہے۔ اس لیے رمضان میں یہ صحتمند ایکٹیویٹی بھی ختم ہو جاتی۔ (صحت کے اصولوں کی مخالفت)

- اور پھر اگلے 14 سے 18 گھنٹے بھوک پیاس میں گزار و اور لاغری اور کاہلی کی حالت میں کھانوں کے خواب دیکھو۔

- جب شام آئے تو پھر افطاری پر پُل پڑو۔ تیل سے بھرے پکوڑے، سموسے، کچوریاں اور تمام اس طرح کے گند بلا (فاسٹ فوڈ) سے اپنے پیٹ بھر لو۔ (ایک بار پھر صحت کے اصولوں کی مخالفت)

- کچھ وقت پہلے افطاری میں الا بلا کھانے کے بعد پھر رات کا کھانا "بے وقت" دوبارہ کھاؤ (ایک مرتبہ پھر صحت کے اصولوں کی مخالفت)

- اور رات کا کھانا کھاتے ہی تراویح پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف دوڑ لگا دو، اور اگلے ڈیڑھ گھنٹے تک بھرے معدے کے ساتھ تکلیف میں گذارو (پھر سے صحت کے اصولوں کی مخالفت کیونکہ رات کے کھانے کے بعد انسان کو دوڑ کی نہیں، بلکہ آرام کی ضرورت ہے تاکہ خون معدہ میں موجود خوراک کو ہضم کرنے کے لیے معدہ میں جمع ہو سکے)۔

- اور پھر اس cycle کو اگلے 30 دنوں تک دہراتے رہو۔

مسلمان کہتے ہیں:

"روزے سے انسان فاضل چربی سے نجات پا جاتا ہے، ہاضمے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں، خون صاف ہو جاتا ہے، گردے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں، پھوڑے نکلنا بند ہو جاتے ہیں۔۔۔"

مسلمانوں کے دعوے کے برعکس حقائق یہ ہیں:

- ہفتے میں 1 یا 2 دن طبّی فاقہ کرنا مسلمانوں کے مستقل 30 دن کے روزوں سے بہتر ہے فاقہ کرنے سے بے شک نظام انہضام کو آرام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ لیکن کوئی بھی معالج مستقل 30 روز فاقے کرنے کا مشورہ

نہیں دیتا۔ طبّی نقطہ نگاہ سے ہفتے میں ایک یا دو دن فاقہ کرنا صحت کے لیے کہیں بہتر ہے بمقابلہ مسلمانوں کے مسلسل 30 دن کے روزوں کے۔

- نیز، طبّی نقطہ نگاہ سے پورے سال یوں ہر ہفتے ایک یا دو روزے رکھنا عقلمندی ہے جبکہ صرف 1 مہینے مسلسل 30 روزے رکھنا اور بقیہ پورے سال فارغ ہو جانا بے وقوفی ہے۔

- پندرہ گھنٹے کا بغیر پانی کا روزہ "اعتدال" کی حد سے باہر ہے پندرہ گھنٹے تک ہر قسم کی خوراک، حتیٰ کہ پانی اور مشروبات سے بھی پرہیز شائد ہی دنیا کا کوئی معالج تجویز کرتا ہو۔ ایسے میں ان مبینہ فوائد کو اسلامی روزے سے جوڑنا اور اس پر یہ دعویٰ بھی کرنا کہ یہ ہر روزہ دار کے لئے یکساں ہیں، سراسر زیادتی اور بد دیانتی ہے۔

روزے کے مضر اثرات صرف بوڑھوں، حاملہ خواتین، بچوں یا دیگر نسبتاً کمزور افراد تک محدود نہیں بلکہ ایک عام صحت مند انسان بھی ان کی زد میں آتا ہے جس سے اس کے مجموعی معیار زندگی میں گراوٹ پیدا ہوتی ہے، وہ پورے مہینے سستی و کاہلی کا شکار رہتا ہے اور اپنے فرائض 100 فیصد توانائی کے ساتھ انجام نہیں دے پاتا۔

روزے کی حالت میں منہ سے بدبوؤں کے بھبکے اٹھنا

خالی معدہ تیزابیت کو جنم دیتا ہے، اور جسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے dehydration ہو جاتی ہے، زبان خشک ہو جاتی ہے اور منہ بد ذائقہ ہو جاتا ہے، اور اس سے بدبوئیں اٹھنے لگتی ہیں۔

اگلا مسئلہ یہ ہے کہ روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنے کی اجازت نہیں۔ ٹوتھ پیسٹ میں mint وغیرہ ہوتے ہیں جو کافی حد تک منہ کی بدبو کو ڈھانپ سکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مگر اسلام نے ٹوتھ پیسٹ والا راستہ بھی بند کر دیا۔ مسواک کی اجازت ہے، مگر مسواک کرنے سے نہ معدے کی تیزابیت ختم ہوتی ہے، نہ جسم ہائیڈریٹ ہوتا ہے، اور نہ ہی منہ کی بدبو ختم ہوتی ہے۔

جب مسلمان روزے کی حالت میں کام پر جاتے ہیں یا پبلک ٹرینوں میں سفر کر رہے ہوتے ہیں، تو ساتھ والوں کے لیے انتہائی مشکل کا باعث بنے ہوتے ہیں۔

اسلامی روزے سے پیدا ہونے والی بیماریاں:

- جب انسان ایک لمبے وقت کے لئے کھانا نہیں کھاتا تو خون میں گلوکوز کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس صورتحال میں گلوکوز کی بجائے محفوظ کردہ فاضل چربی جسم میں توانائی پیدا کرنے کے کام آتی ہے۔ لیکن چربی سے توانائی حاصل کرنے کے اس عمل میں کچھ مضمرات ہیں۔ جب چربی توانائی پیدا کرنے کے کیمیائی عمل سے گزرتی ہے تو اس عمل کے نتیجے میں توانائی کے ساتھ ساتھ کچھ اور کیمیائی مرکبات بائی پراڈکٹ کے طور پر جنم لیتے ہیں جنہیں کیٹون کہا جاتا ہے۔ خون میں کیٹون کی مقدار بڑھنے سے خون کی مجموعی پی ایچ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کمی کے نتیجے میں جسم کی پروٹین میں شکست وریخت کا عمل شروع ہو جاتا ہے جو انسانی جسم کی بافتوں (ٹشوز) بشمول پٹھوں کے لئے بے حد نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ زیادہ لمبے عرصے تک بھوکا رہنے سے یہ نقصان اسقدر شدید ہوتا ہے کہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

- پروٹین کی شکست وریخت سے جنم لینے والے زہریلے مادے کئی ایک علامات کو جنم دیتے ہیں جیسے کہ تھکاوٹ، ذہنی دباو اور چڑچڑاپن۔ بھوکا رہنے سے جسم میں زہریلے مواد کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ مسلمانوں کے عام خیال کے برعکس جگر پر بوجھ بڑھ جاتا ہے اور جگر کمزور ہو جاتا ہے۔

- پانی اور نمکیات کی کمی سے دل کی دھڑکن کا نظام متاثر ہوتا ہے.

- جبکہ زیادہ روزے رکھنے سے انسانی جسم میں موجود دفاعی نظام بھی کمزور ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں بیماری لاحق ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

- خالی معدہ تیزابیت کو جنم دیتا ہے جس سے معدے کی دیگر بیماریوں مثلاً السر کے خطرے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

- چونکہ حاملہ خواتین کو معمول سے زیادہ توانائی درکار ہوتی ہے، اس لئے لمبے وقت تک بھوکا رہنے کی صورت میں ان کے خون میں گلوکوز کی کمی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اضافی کیٹون کا خطرہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ حاملہ خواتین کے خون میں کیٹون کی مقدار ایک خاص حد سے آگے بڑھ جانے کی صورت میں جنین کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ ایک تحقیق میں سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا کہ اگر ایک عورت رات کو کھانا نہ کھائے اور اس کے بعد اگلی صبح ناشتہ بھی نہ کرے، تو گلوکوز کی کمی کا یہ عمل انتہائی تیز رفتار ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر

انسان دن کو کام کے لئے اور رات کو آرام کے لئے استعمال کرتے ہیں، چنانچہ لازمی طور پر دن کے وقت جسم کو زیادہ توانائی درکار ہوتی ہے۔ چونکہ روزہ بھی دن کے وقت رکھا جاتا ہے، اس لئے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ دن کے وقت عام انسانوں میں عمومی طور پر اور حاملہ خواتین میں خصوصی طور پر گلوکوز کی کمی اور اس کے نتیجے میں دیگر نقصانات کا خطرہ کئی گنا بڑھ سکتا ہے۔

(بشکریہ : RealisticPakistan.Com)

کیا روزہ رکھنے سے انسان اور معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے؟

جواباً عرض ہے کہ عام آبزرویشن تو یہ ہی ہے کہ رمضان میں یا رمضان کے بعد لوگوں کے کردار اور معاشرے کی کرپشن وغیرہ میں نہ ہونے کے برابر ہی فرق پڑتا ہے اور جرائم کی شرح تقریباً وہی رہتی ہے۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے برائیوں سے بچنے کو ایک "خاص مصنوعی ماحول" سے منسلک کر دیا ہے۔ تو جیسے ہی یہ مصنوعی ماحول ختم ہوتا ہے، اور انسان اپنے اصول ماحول کی طرف پلٹتا ہے، تو اکثر و بیشتر وہی عادتیں پلٹ آتی ہیں۔

اسلامی روزے کے احکامات میں wisdom نہیں ہے۔ ان کی وجہ سے رمضان میں برائیوں سے بچنے سے زیادہ توجہ/ارتکاز لوگوں کی اس بات پر ہوتی ہے کہ کس طرح بھاگ دوڑ اور گرمی اور پیاس وغیرہ سے بچا جائے، کس طرح زیادہ سے زیادہ دن میں استراحت کی جائے، کس طرح زندگی میں ایکٹیو کردار ادا کرنے سے اجتناب کیا جائے، کس طرح زیادہ سے زیادہ سو کر دن گذارا جائے، کس طرح سحری و افطاری کے لیے نئے نئے کھانوں کا انتظام کیا جائے۔

چنانچہ اسلام کا بیان کردہ طریقہ دانشمندانہ نہیں ہے اور اس لیے عادات اور جرائم وغیرہ کے حوالے سے بہت کم کامیابی مل پاتی ہے۔

اسلامی روزے کے دیگر نقصانات

- مشرق وسطیٰ سے یورپ اور امریکہ تک اور آسٹریلیا سے جنوبی ایشیا تک جہاں جہاں مسلمان مقیم ہیں، ماہ رمضان میں ایک خاندان کا اوسط ماہانہ خرچہ دوگنا سے لے کر تین گنا ہو جاتا ہے۔
- سحر اور بالخصوص افطار کے اوقات میں پر تعیش کھانوں، پھلوں اور مشروبات سے دستر خوان سج جاتے ہیں۔ دن بھر بھوکا رہنے کے بعد افطار کے وقت زیادہ کھا لینے کی وجہ سے بد ہضمی کی شکایات عام ہیں۔
- مغربی معاشروں میں کرسمس اور دوسرے مذہبی تہواروں کے موقع پر اشیائے صرف کی قیمتوں میں واضح کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ اس کے برعکس مسلم ممالک میں اشیا ضروریہ کی قیمتیں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں، جو ایک عام آدمی اور ایک غریب آدمی کے لئے معاشی بوجھ کے سوا کچھ نہیں۔
- کاروباری سرگرمیوں میں واضح کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق رمضان کے مہینے میں عرب دنیا میں کاروبار ۷۸ فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔ اسکا سب سے بڑا نقصان ایک بار پھر غریب کو اٹھانا پڑتا ہے جسے روز کی روٹی ہر روز کمانا پڑتی ہے۔
- مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ روزے سے انسان صحتمند ہو جاتا ہے۔ صحتمند کا مطلب ہوتا ہے کام کاج کی زیادہ آؤٹ پٹ دینے کی صلاحیت۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے کام کی آؤٹ پٹ آدھی رہ جاتی ہے۔ دفتری اوقات میں سرکاری طور پر کمی کر دی جاتی ہے اور ہر طرح کے کام تاخیر کا شکار ہو جاتے ہیں۔
- اگرچہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اس مہینے خیرات اور عطیے کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے تاہم دوسری طرف ۲۰۰۶ کی ایران کی ایک رپورٹ کے مطابق رمضان میں خون عطیہ کرنے کی شرح میں ۳۵ فیصد کمی واقع ہوئی۔
- ایسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں جب رمضان کے مہینے میں مسلمانوں پر طاری سستی اور کاہلی کی وجہ سے سماجی خدمات کے شعبے متاثر ہوئے ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں جہاں ایک طرف لوگوں کی قوت برداشت میں کمی اور افطار کے اوقات میں جلد بازی کی وجہ سے ٹریفک حادثات میں اضافہ دیکھنے میں آیا، وہیں ایمرجنسی سروسز بھی پہلے کی نسبت بروقت امداد پہنچانے میں کوتاہی کرتی نظر آئیں۔

- ترکی میں ایک واقعے میں امدادی کارکنوں نے صرف رمضان کا بہانہ بنا کر اپنی امدادی سرگرمیاں معطل کر دیں۔

- بھوک اور پیاس کے مارے لوگوں میں برداشت کم ہو جاتی ہے اور لڑائی جھگڑے کے واقعات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

- لوگوں کی حفاظت پر مامور پولیس اور دیگر ادارے بھی کاہلی اور سستی کی اس وبا سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

- ایک تحقیق کے مطابق ماہ صیام میں عرب دنیا میں جرائم کی شرح بڑھ جاتی ہے۔

- موجودہ زمانے میں پر تعیش افطار پارٹیوں کا رواج مسلمانوں میں جڑ پکڑ چکا ہے۔ ان افطار پارٹیوں میں صاحب ثروت افراد بے دریغ پیسہ خرچ کر کے اپنے سماجی رتبے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ پارٹیاں جہاں ایک طرف سماجی رابطے بڑھانے کے ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، وہیں بے دریغ پیسے کا استعمال اور نمود و نمائش مختلف سماجی اور نفسیاتی الجھنوں کا باعث بنتی ہے۔ افطار پارٹی کی شان و شوکت میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش یقیناً متوسط طبقے کے لوگوں کی جیب پر گراں گزرتی ہے۔ محروم طبقات میں ان پارٹیوں کی شان و شوکت احساس محرومی کو مزید بڑھا دیتی ہے، یوں بھوکوں کے دکھ درد بانٹنے کا دعویٰ کرنے والا یہ مہینہ ان ظلمتوں کے مارے لوگوں کو مزید نفسیاتی دباو کا شکار کر دیتا ہے۔

- ماہ رمضان کے سماجی اثرات کا ایک پہلو کئی مسلم ممالک میں سر عام کھانے پینے پر پابندی بھی ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال ہمارے اپنے ملک پاکستان میں رائج احترام رمضان آرڈیننس ہے۔ اس طرح کے قوانین جہاں ایک طرف لوگوں کو سماجی دباو کے تحت زبردستی روزہ رکھنے پر مجبور کرتے ہیں، وہیں روزہ نہ رکھنے والے افراد جیسے کہ بیمار یا غیر مسلم افراد کے لئے سخت مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ ہر دو صورتوں میں مذہب کی بنیاد پر بنائے گئے یہ قوانین انسانی حقوق کے مروجہ اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور مذہبی جبریت کا نمونہ ہیں۔ ایسے واقعات ہر سال اخبارات کی زینت بنتے ہیں جب غیر مسلم افراد کو سر عام کھانے پینے کی پاداش میں جیل کی سیر کرنا پڑتی ہے۔ ابھی یہ تحریر لکھی ہی جا رہی تھی کہ ایک خبر سامنے آئی۔ سعودی حکومت نے ملک میں مقیم غیر مسلم باشندوں کی دھمکی دی ہے کہ اگر ماہ رمضان کے دوران سر عام کھاتے پیتے نظر آئے تو انہیں ملک بدر کر دیا جائے گا۔

(بشکریہ: RealisticPakistan.Com)

رمضان آرڈیننس: احترامِ رمضان کے نام پر غیر مسلموں کے بنیادی انسانی حقوق کی پامالی

رمضان آرڈیننس کے تحت صرف اور صرف:

- ہسپتال کی کینٹین کھانا بنا سکتی ہے، مگر مریض کے علاوہ کسی ایسے فرد کو کھانا یا پانی نہیں دے سکتی جو کہ بالغ ہو (چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو)۔
- سکول کی کینٹین صرف غیر بالغ (12 سالہ) بچوں کو کھانا اور پانی دے سکتی ہے۔
- ایئرپورٹ، ٹرین سٹیشن، بس سٹینڈ کی کینٹین صرف ان لوگوں کو کھانا یا پانی دے سکتی ہے جن کے پاس ٹکٹ یا واؤچر ہو جس کے مطابق وہ 75 کلومیٹر سے زیادہ سفر کر رہے ہوں۔
- ایسا کوئی بھی گھر، کمرہ یا خیمہ کہ جہاں کوئی عام شخص داخل ہو سکتا ہو، وہ پبلک جگہ کہلائے گا اور وہاں غیر مسلم رمضان کے دوران نہ کھا سکتے ہیں اور نہ ہی پانی پی سکتے ہیں۔
- خلاف ورزی کرنے والوں پر 3 ماہ قید یا 25000 روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں ہیں۔

نوٹ:

یہ آرڈیننس فیکٹریاں، دفتر، مزدوری کے اڈے، کالج، یونیورسٹیوں وغیرہ پر لازم نہیں کر رہا ہے کہ وہ غیر مسلموں اور بوڑھے افراد اور حاملہ اور ماہواری والی عورتوں کے لیے کوئی خاص جگہ مختص کریں کہ جہاں یہ لوگ بھوک یا پیاس لگنے پر کھا یا پی سکیں۔

بھوک میں کھانا اور پیاس میں پانی پینا "بنیادی انسانی حقوق" میں شامل ہے:

- احترام رمضان کے نام پر غیر مسلموں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ بھی کئی گھنٹوں کا روزہ رکھیں تا وقتیکہ کہ وہ کئی گھنٹے باہر رہنے کے بعد دوبارہ اپنے گھر نہ پہنچ جائیں۔ یہ بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

- پاکستان میں ناممکن ہے کہ باہر جانے والے غیر مسلموں کے لیے ہر فیکٹری، دفتر، مزدوری کی جگہ، پرائیویٹ کالجز و یونیورسٹیز وغیرہ میں ایسی جگہ مختص ہو کہ جہاں غیر مسلم یا بوڑھے، یا کمزور افراد بھوک و پیاس لگنے پر کھا یا پی سکیں۔ یہ احترامِ رمضان کے نام پر انسانوں پر ظلم ہے۔

رمضان آرڈیننس بدعت ہے:

قرآن 23 سال نازل ہوتا رہا مگر اس میں احترام رمضان کے نام پر غیر مسلموں پر یہ پابندیاں اور سزائیں نافذ نہیں ہوئیں۔ خود پیغمبرِ اسلام کی حدیث میں غیر مسلموں پر یہ پابندیاں و سزائیں موجود نہیں۔

بلکہ یہ آج کے مسلمانوں کی اپنی بدعت ہے جہاں وہ شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چنانچہ یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ جن پابندیوں اور سزاوؤں کی ضرورت پیغمبر اسلام کے زمانے میں نہیں تھی، تو پھر آج احترام رمضان کے نام پر غیر مسلموں کے کھانے پینے کے یہ بنیادی انسانی حقوق کیوں سلب کیے جا رہے ہیں؟

احترام رمضان آرڈیننس اللہ کے امتحان سے بھاگنا ہے:

ایک طرف مسلمان کہتے ہیں کہ روزہ اللہ کی طرف سے "امتحان" ہے کہ وہ اللہ کے نام پر کس طرح اپنے کھانے پینے کی خواہشات پر کنڑول کرتا ہے۔ مگر دوسری طرف وہ غیر مسلموں کے روزے داروں کے سامنے کھانے پینے پر پابندی لگا کر اس "اصل" امتحان سے فرار ہو رہے ہیں اور اس امتحان کو کمزور سے کمزور تر کر رہے ہیں۔

احترامِ رمضان آرڈیننس کی "دل آزاری" والی لاجک:

اس احترام رمضان آرڈیننس کی لاجک یہ پیش کی جاتی ہے کہ غیر مسلموں کے پبلک میں کھانے پینے سے روزے داروں کی "دل آزاری" ہوتی ہے۔

عجیب ہیں یہ روزے دار کہ 12 گھنٹے کا روزہ رکھنے پر انہیں تکلیف ہو جاتی ہے کہ کوئی دوسرا ان کے سامنے کھا پی کر ان کی دل آزاری نہ کرے ورنہ وہ اسے ماریں گے اور سزائیں دیں گے۔

دوسری طرف غریبوں کے بچے ہیں جو کہ سال ہا سال سے بھوک و پیاس کا شکار ہوتے ہیں، مگر شکر ہے کہ وہ ان روزے داروں کی طرح نہیں سوچتے وگرنہ انہیں تو ان روزے داروں کی افطاری کے قورمے و بریانی کی دیگوں کو ان روزے داروں کو کوڑوں سے مارنا چاہیے اور تمام بازاروں کو پورے سال بند کر دینا چاہیے جہاں کھلے عام چرغے و کباب بکتے ہیں کیونکہ وہ ان بھوکے بچوں کی "دل آزاری" کر رہے ہوتے ہیں۔

عجیب دل آزاری

عجیب ہے یہ روزے دار کہ 12 گھنٹے کا روزہ رکھنے پر انہیں تکلیف ہو جاتی ہے کہ کوئی دوسرا ان کے سامنے کھا پی نہیں سکتا وگرنہ اسے یہ مارتے ہیں، سزائیں دیتے ہیں کہ انہوں نے روزے داروں کی دل آزاری کی۔

شکر ہے کہ یہ بچے ان روزے داروں کی طرح نہیں سوچتے ورنہ کئی کئی دنوں کی بھوک جو کئی کئی سالوں سے جاری ہے، اس کے بعد تو انہیں ان روزے داروں کی افطاری کی قورمے و بریانی کی دیگوں پر ان کے گھروں کو آگ لگا دینی چاہیے اور تمام بازاروں کو بند کر دینا چاہیے جو کھلے عام چرغے و کباب بیچتے ہیں کیونکہ وہ ان بھوکے بچوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔

مسلم بہانہ: اکثریت کو اجازت ہے کہ وہ اپنے ملک کے قوانین اکثریت کی رائے کی بنیاد پر بنائیں

مسلمان اس ظالمانہ رمضان آرڈیننس کے دفاع کے لیے بہانہ کرتے ہیں کہ ملک کے قوانین اکثریت کی رائے کی بنیاد پر بنتے ہیں، چنانچہ رمضان آرڈیننس عین اخلاقی ہے۔

مسلمان یہاں بھول جاتے ہیں کہ:

- اکثریت کو ہرگز اجازت نہیں کہ وہ "بنیادی انسانی حقوق" کے خلاف کوئی قانون بنا سکیں۔
- اور بھوک لگنے پر کھانا کھانا اور پیاس لگنے پر پانی پینا "بنیادی انسانی حقوق" ہیں کہ جنہیں کوئی اکثریت سلب نہیں کر سکتی۔ اور اگر کوئی اکثریت ایسا کر رہی ہے، تو وہ جرم کا ارتکاب کر رہی ہے۔

یہاں مسلمان ایک اور بہانہ کرتے ہیں کہ مغرب میں کرسمس کے موقع پر بازار بند ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بہانہ اس لیے غلط ہے کہ کرسمس یا کسی بھی چھٹی کے دوران کھانے پینے کے ہوٹل، ریسٹورانٹ، بیکریاں وغیرہ کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ کھلے رہیں کیونکہ بھوک و پیاس میں کھانا پینا بنیادی انسانی حق ہے۔

مسلم بہانہ: غیر مسلموں، مریضوں، حاملہ عورتوں اور مریضوں کو کھانے کی اجازت ہے

مسلم بہانے کے برعکس، زمینی حقیقت یہ ہے کہ:

- چونکہ یہ آرڈیننس فیکٹریوں، دفتروں، کالجز، یونیورسٹیز وغیرہ کو پابند نہیں کر رہا ہے کہ وہ ان افراد کے لیے لازمی کوئی خاص جگہ مختص کریں، چنانچہ یہ تمام لوگ رمضان آرڈیننس کے ہاتھوں مشکلات کا شکار ہیں۔

- اگر کسی صحتمند شخص کو روزے کے دوران چکرآ جائیں، اور وہ پبلک میں پانی کا گھونٹ پی لے تو کیسے تعین کیا جائے کہ وہ مریض ہے یا نہیں؟ آپ کے پاس وہ کونسا ٹیسٹ ہے جس کی بنیاد پر آپ ایسے شخص کے چکر آنے کا تعین کر سکتے ہیں؟

- اگر کسی عورت کو روزے کے دوران ماہواری آ جائے اور وہ پبلک جگہ پر کچھ کھا پی لے (چونکہ ہر جگہ غیر روزے داروں کے لیے کوئی خاص جگہ مختص نہیں ہوتی) تو کیسے تعین کیا جائے کہ اسے خون آ رہا ہے یا نہیں؟ کیا آپ ایسی ہر عورت کو پکڑ کر تھانے یا ہسپتال لے جائیں گے اور اسکی ماہواری کا خون چیک کریں گے؟ (نوٹ: اسلامی شریعت کے مطابق حیض والی عورت روزہ نہیں رکھ سکتی، چاہے وہ دیگر بوڑھے اور کمزور مردوں اور عورتوں کے مقابلے میں حیض کے باوجود کہیں زیادہ انرجی نہ رکھتی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا روزہ "متبرک ہے، اور حیض والی عورت اس روزے کو داغدار کر دے گی)

- اگر کوئی عورت حمل کے شروع کے دنوں میں حاملہ ہے اور وہ مجبوراً کسی پبلک جگہ پر کھا یا پی لے، تو پھر کیسے تعین کیا جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں؟ کیا آپ ایسی ہر عورت کو پکڑ کر ہسپتال لے جائیں گے اور اس کے حمل کا میڈیکل چیک اپ کروائیں گے؟

- اور غیر مسلموں اور بزرگوں کی زندگیاں بھی آپ اس آرڈیننس کے ذریعے جہنم بنا رہے ہیں۔ اگر غیر مسلموں اور بزرگوں کو اپنے گھروں سے باہر ایسی جگہیں ہی میسر نہیں کہ جہاں وہ کھا پی سکیں، تو پھر لازمی طور پر وہ بھی بھوکے وپیاسے بیٹھے رہیں گے تاوقتیکہ کہ وہ اپنے گھروں کو واپس نہ پہنچ جائیں۔

ایک 82 سالہ ہندو بزرگ جنہیں رمضان میں کھانا کھانے پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ خبر کا لنک۔

اگر مذہبی برین واشنگ کے باوجود آپ میں انسانیت کی ایک رمق بھی باقی ہے، تو آپ مذہب کی وجہ سے پھیلا ہوا یہ فساد دیکھ سکیں گے، اور اس ناانصافی اور ظلم کو محسوس کر سکیں گے۔